بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وقفِ جدید

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جو مبارک وقفِ جدید سکیم کے بانی ہیں فرماتے ہیں:

’’قربانیوں کی عید ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ ہم خدا کی خاطر اور اس کے بعد دین کے لئے جنگلوں میں جائیں اور وہاں جا کر خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کریں۔۔۔ چنانچہ میں چاہتا ہوں کہ جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں۔۔۔ براہِ راست میرے سامنے وقف کریں تا کہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ۔۔۔ تعلیم دینے کا کام کر سکیں۔ ابھی اس ملک میں کئی علاقے ایسے ہیں جہاں میلوں میل تک کوئی بڑا قصبہ نہیں وہ جا کر کسی ایسی جگہ بیٹھ جائیں اور۔۔۔ لوگوں کو قرآن کریم اور حدیث پڑھائیں اور اپنے شاگرد تیار کریں جو آگے جگہوں پر پھیل جائیں اس طرح سارے ملک میں‘‘ (الفضل 6 فروری 1958)

’’میری اس وقف سے غرض یہ ہے کہ۔۔۔ ہمارے معلمین کا جال پھیلا دیا جائے اور تمام جگہوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر۔۔۔ ہمارا معلم موجود ہو اور اُس نے مدرسہ جاری کیا ہوا ہو یا دُکان کھولی ہوئی ہو اور وہ سارا سال اس علاقہ کے لوگوں میں رہ کر کام کرتا رہے۔۔۔ پس میں جماعت کے دوستوں سے کہتا ہوں کہ وہ جتنی قربانی کر سکیں اس سلسلہ میں کریں اور اپنے نام اس سکیم کے لئے پیش کریں۔۔۔ اگر ہمیں ہزاروں معلم مل جائیں تو پشاور سے کراچی تک کے علاقہ کو ہم دینی تعلیم کے لحاظ سے سنبھال سکتے ہیں اور ہر سال دس دس بیس بیس ہزار اشخاص کی تعلیم اور تربیت ہم کر سکیں گے۔‘‘ (الفضل 16 فروری 1958)

’’پس میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلاتا ہوں ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رُشد و اِصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا۔۔۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مُربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا اور وُہ دَورہ کرتا ہوا ایک جگہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹے ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا اب ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ ہمارے مُربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑی تک پہنچنا پڑے گا اور یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے جب میری اس نئی سکیم پر عمل کیا جائے اور۔۔۔ ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دیئے جائیں جو اس علاقے کے لوگوں کے اندر رہیں اور ایسے مفید کام کریں اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے۔۔۔ اور اس کے ذریعے گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ کے لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جائے بلکہ ہر گاؤں کے ہر گھر تک ہماری پہنچ ہو پس جب تک ہم اس مہا جال کو نہ پھیلائیں گے اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔‘‘ (الفضل 11 جنوری 1958)

’’ہماری اصل سکیم تو یہ ہے کہ کم از کم ڈیڑھ ہزار سینٹر سارے ملک میں قائم کر دیئے جائیں۔۔۔ تو۔۔۔ ہر پانچ میل پر ایک سینٹر قائم ہو جاتا ہے۔۔۔ تو ہمارے ملک کا کوئی گوشہ اِصلاح و اِرشاد کے دائرے سے باہر نہیں رہ سکتا۔‘‘ (الفضل 15 مارچ 1958)

ان اقتباسات سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ کو دُنیا میں ایک ایسا مہا جال پھیلانے کی ہدایت دی جس سے ہر انسان کے لئے ایک مُربی مہیا کرنا مقصد تھا تا ہر ایک کو ایک ایسے نیک انسان کی صحبت میسر آ جائے جو خدا کے خلیفہ کے ارشاد پر اور اُس ہی کی نظر کے نیچے یہ اصلاح و ارشاد کے کام سرانجام دے رہا ہو۔ یہ ایک عظیم الشان کام تھا اور ہے اور ہم سب سے بہت عظیم قربانیوں کا تقاضا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

سیّد وسیم احمد

نیشنل سیکرٹری وقفِ جدید ، جماعت احمدیہ یو۔ ایس۔ اے۔